خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 8- مئی 1999ء - 21 محرم الحرام 1420 ہجری- 8- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 101

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین و دنیا میں بھلائی کی دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا کرتے تھے-

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا-

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ربنا آتنا)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو- جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا- کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے- ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے- جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے (-) بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے (-) اپنے (-) ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے- کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آ جاوے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا- دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں-

ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی- اس بلا سے خدا بچا لیتا ہے- پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو-

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 63)

اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور تین دیگر اسیران اس وقت عدالتی ریمانڈ پر جھنگ جیل میں اسیر ہیں- محترم صاحبزادہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی، مکرم اکبر صاحب، اور مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب کی ضمانت کی کارروائی کی جا رہی ہے- جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان اسیران اور جماعت کے دیگر اسیران راہ مولا کی صحت و سلامتی ان کی مشکلات دور ہونے اور جلد ہم سے آملنے کے لئے دن رات دردمندانہ اور پرسوز دعائیں جاری رکھیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شکریہ احباب اور درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

عزیزم غلام قادر کی (قربانی) پر پاکستان اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مختلف جماعتوں اور دوستوں کی طرف سے تعزیت کے اتنے خطوط- تاریں- فون اور فیکس آئے ہیں کہ ہمارے لئے ان کا علیحدہ علیحدہ اور انفرادی طور پر جواب دینا ممکن نہیں لحاظ اس تحریر کے ذریعہ ہم سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے غم اور (قربانی) کی خوشی میں شریک ہوئے-

جہاں ہمارے دل غلام قادر کی جدائی سے شکستہ ہیں وہاں ساتھ ساتھ خوشی کی لہر بھی چل رہی ہے کہ وہ ہمارے اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود کے لئے باعث افتخار ہوا اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والا خاندان کا پہلا فرد بنا- اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اس سعادت کا صحیح معنوں میں حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

غلام قادر کی (قربانی) پر آنے والے ہزارہا دوستوں اور جماعتوں کے وفود اور ان کی طرف سے آئی ہوئی قراردادوں اور خطوط کا جن کا سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے دل بے قرار ہو کر

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کسی تکلیف پر رونا یا دل میں درد کا احساس پیدا ہونا منع نہیں ہے- اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو کئی قسم کے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا- اور تم ان کو محسوس بھی کرو گے- لیکن میں تمہیں اس درد کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ صبر اور دعا کو کام میں لاؤ- یہ نہیں فرمایا کہ قطعی طور پر کسی تکلیف کو محسوس ہی نہ کرو- احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ایک نواسہ فوت ہونے لگا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے- ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا دل سخت نہیں بنایا- غرض درد کا احساس منع نہیں- ہاں ہمت ہار کر کام چھوڑ دینا اور جزع فزع کرنا منع ہے- اسی لئے فرمایا کہ تکالیف تو ہوں گی اور تلوار تو چلے گی اور تمہاری گردنیں بھی کٹیں گی- لیکن ان پر صبر سے کام لینا- اور استقلال سے اپنے کام میں لگے رہنا- ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تمہیں غم کا احساس نہیں ہونا چاہئے- یہ ایک طبعی جذبہ ہے جو روکا نہیں جا سکتا- ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ان قربانیوں میں استقلال سے حصہ لو- اور اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو- مگر پھر فرمایا کہ یہ تو دنیوی تدابیر ہیں- تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو- اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو- جب تک تم خدا تعالیٰ پر کامل توکل نہیں کرو گے- اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول نہیں بناؤ گے اس وقت تک تمہیں فتح حاصل نہیں ہو گی- دیکھو ایک نادان اور کم عقل بچہ بھی جب اسے کوئی ڈراتا ہے تو فوراً اپنی ماں کے پاس بھاگ جاتا ہے اور ماں خواہ کتنی ہی کمزور ہو- وہ اس کے پاس جا کر اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتا ہے- اسی طرح ایک مومن پر بھی جب کوئی دشمن حملہ کرتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 58

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی وجد آفرین تلاوت اور یورپین سٹاف

حضرت حافظ محمد حیات صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس حافظ آباد راوی ہیں کہ:-

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود ریلوے اسٹیشن لاہور پر گاڑی میں تشریف رکھتے تھے۔ خدام کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ موجود تھے۔ ایک بڈھا سفید ریش آیا۔ اور حضور کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب اپنے مولوی کو حکم دیں۔ کہ قرآن کا ایک رکوع سنا دے۔ حاضرین بڈھے کی تائید میں ہو گئے۔ دوستو! اب خیال کرنے کا وقت ہے کہ خدا کے مامور سے یہ بات کہی جاتی ہے۔ لاہور کا اسٹیشن ہو۔ ہوا چاروں طرف اور خوشنما منظر ہو۔ حضرت صاحب کا اشارہ تھا۔ کہ مولوی صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ بابوؤں نے قلمیں رکھ دیں۔ یورپین سٹاف بت بنا کھڑا تھا۔

(الحکم 28۔ جون 1938ء صفحہ 7 کالم 2)

بیعت سے متعلق لطیف نکتہ

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی متوفی 3 مئی 1952ء) نے 12 دسمبر 1922ء کو یک مکان واقع 16 بلاک سرگودھا میں اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ۔

"بیعت لیتے وقت حضرت اقدس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھا اور دوسرے ہاتھ سے بذریعہ ایک تنکے کے آپ ترتیب وار چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک لائن لگاتے چلے گئے اور اس کا نشان بھی جلد پر پیدا ہوا اور پھر مجھ سے پوچھا جانتے ہو یہ کیا لکھا ہے؟

میں نے کہا حضور۔ اللہ۔ فرمایا ہاں بیعت کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ گویا یہ ہاتھ میں ہاتھ لینا اللہ کے ساتھ بیعت کرنا ہے"

(الحکم قادیان 14 فروری 1939ء ص 8 حضرت مولوی صاحب کا نام بیعت کنندگان کی فہرست میں الحکم 17 فروری 1901ء ص 8 کالم 3 پر شائع شدہ ہے۔)

حیرت انگیز معجزہ

حضرت زین العابدین شاہ صاحب نے فرمایا:-

"جن دنوں میں حضرت والدہ صاحبہ قادیان میں تشریف لایا کرتیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے گھر میں رہا کرتیں ہم بھی انہیں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے تمام بچے ہم آپس میں ایک ہی کنبہ کی طرح رہا کرتے تھے۔ موسم گرما میں ایک دن میں نے اپنی بڑی ہمشیرہ سے التماس کی۔ کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کو ایسے وقت میں پنکھا کروں۔ جبکہ وہاں کوئی اور نہ ہو۔ جب عورتیں ہوتی ہیں تو اس وقت مجھے شرم آتی ہے۔ اس لئے جس وقت کوئی نہ ہو آپ مجھے خبر دیں۔ ایک دن عصر کے وقت بڑی ہمشیرہ (زینب النساء) آئیں۔ اور مجھے کہا کہ حضرت اماں جان اور باقی عورتیں ماتم میں چلی گئی ہیں۔ یہ اچھا موقعہ ہے۔ چلو پنکھا کرو۔ چنانچہ میں گیا۔ اور پیچھے سے جا کر آہستہ آہستہ پنکھا کرنا شروع کیا۔ حضور سر سے ننگے دری پر بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے۔ حضور کے سر کے بال نہایت ہی باریک اور پنکھا کرنے سے کچھ پریشان ہو گئے تھے۔ ان سیدھے باریک بالوں کو دیکھ کر مجھے پیشگوئی یاد آئی۔ اور میں نے چاہا۔ کہ ان بالوں کو جو پیشگوئی کے مصداق ہیں چوموں۔ بار بار یہ خواہش آتی تھی۔ کہ بوسہ دوں۔ اس خیال میں ان بالوں کو دیر تک دیکھتا رہا اور ساتھ ساتھ پنکھا بھی کرتا رہا۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ اور مسکرائے ہاتھ سے پکڑ مجھے کہا۔ آپ بیٹھ جائیے۔ میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے۔ ان دنوں میں میری ٹانگ بہت ہی ٹیڑھی تھی۔ یہاں تک کہ پاؤں زمین سے 1/2 بالشت اوپر رہا کرتا تھا۔ اور ایک خاص قسم کی لکڑی کے ذریعہ سے جسے پنجابی میں پھوڑی کہتے ہیں۔ ران کے نیچے رکھ کر چلا کرتا تھا۔ ایک انگریز ڈاکٹر سے تین دفعہ اپریشن ہو چکا ہے۔ اور حضرت قبلہ والد صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کو دعا کے لئے لکھا کرتے تھے۔ حضور نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کی ٹانگ کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا۔ کہ تین دفعہ اپریشن کرا چکا ہوں۔ معمولی سا فرق ہے۔ حضور دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ فرمانے لگے۔ میں نے بہت دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے گا۔ اس کے بعد حضور نے بھائیوں کے حالات پوچھے۔ اور کچھ دیر کے بعد میں چلا آیا۔ دوسرے دن کا واقعہ ہے۔ کہ ہم قادیان کی متصل ڈھاب جو سیلاب کے دنوں میں بھر جاتی ہے۔ نہانے اور تیرنے کے لئے گئے ڈاکٹر فضل دین صاحب سکنہ کھاریاں جو میرے جماعتی تھے اور اب افریقہ میں وٹرنری اسسٹنٹ ہیں وہ بھی تالاب میں میرے ساتھ نہاتے تھے۔ انہوں نے میری اس پھوڑی کو زور سے پانی پر مارا کہ وہ دو ٹکڑے ہو گئی مجھے بڑا غصہ آیا۔ اور میں نے ان کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ اور ان دنوں قادیان میں بانس میسر آسکتا تھا نہ چھڑی۔ غالباً" یہ 1904ء کا واقعہ ہے۔ آخر میں دیواروں کو پکڑتے ہوئے زمین پر پاؤں کو ٹیکتے ہوئے بورڈنگ گیا۔ بڑی کوشش کی۔ کہ کوئی چھڑی مل جائے۔ آخر تلاش کرتے ہوئے ایک سرکنڈا مہیا کیا۔ اور اس کے ذریعہ سے پاؤں پر دباؤ ڈالتے ہوئے سکول پہنچا۔ بعض یکہ والوں کو بھی کہا۔ مگر چھڑی مہیا ہوتے ہوتے تقریباً دو تین ہفتے لگ گئے۔ ان دنوں میں الہ دین فلاسفر صاحب میری ٹانگ پر مالش کیا کرتے تھے۔ ادھر ان کی مالش سے اور چلنے کی مشق سے کیا دیکھتا ہوں۔ کہ زمین پر پاؤں لگ گیا ہے۔ اور ابھی ایک مہینہ بھی گذرنے نہیں پایا تھا۔ کہ میں نے ایک دن نمایاں فرق پایا۔ جو اب بالکل معدوم ہے۔ اور میلوں کا سفر پیدل کرتا ہوں گویا کہ ٹانگ میں کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ یہ مسیحانہ شفا کا ایک معجزہ ہے۔"

(الحکم 28۔ جولائی 38ء)

غزل

تم عہد کے حالات رقم کیوں نہیں کرتے
تصویر کے ٹکڑوں کو بہم کیوں نہیں کرتے

چہروں کے کھنڈر بھی ہیں بہت دید کے قابل
سیر ان کی بھی دو چار قدم کیوں نہیں کرتے

تم کس لئے معیار کی سولی پہ چڑھے ہو
دانا ہو تو معیار کو کم کیوں نہیں کرتے

کیوں چھوڑ نہیں دیتے ہمیں حال پہ اپنے
اے اہلِ کرم اتنا کرم کیوں نہیں کرتے

کیوں اتنے خداؤں کی پرستش میں لگے ہو
سر ایک کی دہلیز پہ خم کیوں نہیں کرتے

صحرائے تحیر میں کھڑے سوچ رہے ہو
رَم خوردہ ہو تم لوگ تو رَم کیوں نہیں کرتے

میں بھی تو حسین ؓ ابن علی ؓ کا ہوں ثنا خواں
سر میرا سرِ عام قلم کیوں نہیں کرتے

دم توڑ نہ دے آپ کا بیمارِ محبت
عیسیٰ ہو تو بیمار پہ دم کیوں نہیں کرتے

حیراں ہیں صنم خانے بھی اس بات پہ مضطر
جو کہتے ہیں وہ بات صنم کیوں نہیں کرتے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

پاک باطن اور اہل علم اور اہل فراست اور خداترس اور تقویٰ شعار

حضرت صاجزادہ عبداللطیف صاحب --- کے حالات اور واقعاتِ - - - -

حضرت مسیح موعود کی کتاب سے انتخاب

حضرت صاجزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی 14 جولائی 1903ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت رکھنے والا اور ناقابل فراموش واقعہ تھا۔اس لئے حضرت مسیح موعود نے اس کی تفصیلات بتانے اور صاجزادہ عبداللطیف صاحب اور حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کا اسوہ قیامت تک زندہ رکھنے کی تحریک کرنے کے لئے تذکرۃ الشہادتین تصنیف فرمائی جو اکتوبر 1903ء میں شائع ہوئی۔اس کتاب میں حضور نے ان دونوں کے حالات اور واقعات ۔۔ کی تفاصیل کے ساتھ اپنے دعویٰ اور اس کی صداقت کے دلائل بھی تحریر فرمائے۔ حضرت صاجزادہ عبداللطیف صاحب ۔۔ کے واقعات حضور ہی کے الفاظ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ سہولت کی خاطر ذیلی عناوین خود لگائے گئے ہیں۔

خون کی احتیاج

اور عجیب بات یہ ہے کہ ان کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے۔ کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے۔ اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے۔ کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا۔ اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا ان میں ثابت کیا جاتا تو ان اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیساکہ اس کے خون کا اثر ہوا۔ کابل کی سرزمین پر یہ خون اس تخم کی مانند پڑا ہے۔ جو تھوڑے عرصہ میں بڑا درخت بن جاتا ہے اور ہزارہا پرندے اس پر اپنا بسیرا لیتے ہیں۔

مباحثہ

اب ہم اس دردناک واقعہ کا باقی حصہ اپنی جماعت کے لئے لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب چار مہینے قید کے گزر گئے۔ تب امیر نے اپنے روبرو مرحوم کو بلا کر پھر اپنی عام کچہری میں توبہ کے لئے فہمائش کی۔ اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولوں کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کرو تو تمہاری جان بخشی جائے گی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے۔ ۔۔ مرحوم نے جواب دیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہاں چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان مولویوں سے جو میرے عقیدے کے خلاف ہیں میری بحث کرائی جائے۔ اگر میں دلائل کی رو سے جھوٹا نکلا تو مجھے سزا دی جائے۔ راوی اس قصہ کے کہتے ہیں کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے۔ اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا۔ بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہم اس بحث کے وقت موجود تھے۔ مباحثہ تحریری تھا۔ صرف تحریر ہوتی تھی۔ اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہیں جاتی تھی۔ اس لئے اس مباحثہ کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ سات بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک مباحثہ جاری رہا۔ پھر جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور آخر بحث میں ۔۔ مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے۔ تو پھر تم عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جواب دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے قرآن کریم ان کے مرنے اور واپس نہ آنے کا گواہ ہے۔ تب تو وہ لوگ ان مولویوں کی طرح جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی بات کو سن کر اپنے کپڑے پھاڑ دیئے تھے۔ گالیاں دینے لگے۔ اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا۔ اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ پھر بعد اس کے اخوند زادہ حضرت ۔۔ مرحوم اسی طرح پابزنجیر ہونے کی حالت میں قید خانہ میں بھیجے گئے اور اس جگہ یہ بات بیان کرنے سے رہ گئی ہے۔ کہ جب شہزادہ مرحوم کی ان بدقسمت مولویوں سے بحث ہو رہی تھی۔ تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لے کر مرحوم کے سر پر کھڑے تھے۔ پھر بعد اس کے وہ فتویٰ کفر رات کے وقت امیر صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور یہ چالاکی کی گئی۔ کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت میں عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون بیان کیا گیا۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی۔ کہ مخالف مولوی ۔۔ مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے۔ مگر افسوس امیر پر کہ اس نے فتویٰ پر ہی حکم لگا دیا۔ اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے۔ حالانکہ اس کو چاہئے تو یہ تھا کہ اس عادل حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت و حکومت کو چھوڑ کر واپس جائے گا خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا۔ بالخصوص جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بے گناہ کی جان ضائع کرنا ہے۔ تو اس صورت میں مقتضا خداترسی کا یہی تھا۔ کہ بہرحال افتاں وخیزاں اس مجلس میں جاتا۔ اور نیز چاہئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اس مظلوم پر یہ سختی روا نہ رکھتا۔ کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب میں ان کو رکھتا۔ اور زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے شکنجہ میں اس کو دبایا جاتا۔ اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیروں کے ساتھ اس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب میں ڈال کر اس کو ثبوت دینے سے روکا جاتا۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا۔ کہ کاغذات مباحثہ کے اپنے حضور میں طلب کرتا۔ بلکہ پہلے سے یہ تاکید کر دیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئیں اور نہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا۔ بلکہ چاہئے تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویوں کے مقابل پر مغلوب ہو گیا۔ اور کچھ ثبوت قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں (-------- ----) اور حضرت مسیح کے فوت ہونے کے بارے میں نہ دے سکا۔ ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا اور باوجود صادق ہونے کے اور باوجود پورا ثبوت دینے کے اور باوجود ایسی استقامت کے کہ صرف اولیاء کو دی جاتی ہے پھر بھی اس کا پاک جسم پتھروں سے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچوں کو خوست سے گرفتار کر کے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست میں بھیجا گیا۔ (-)

فتویٰ کے بعد

بعد اس کے کہ کفر کا فتویٰ لگا کر مرحوم قید خانہ میں بھیجا گیا۔ صبح روز دوشنبہ کو ۔۔ موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب میں بلایا گیا۔ اس وقت بھی بڑا مجمع تھا۔ امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سے نکلے تو راستہ میں ۔۔ مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے ان کے پاس ہو کر گزرے اور پوچھا کہ اخوند زادہ صاحب کیا فیصلہ ہوا۔ ۔۔ مرحوم کچھ نہ بولے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگوں نے ظلم پر کمر باندھی ہے۔ مگر سپاہیوں میں سے کسی نے کہا کہ ملامت ہو گیا۔ یعنی کفر کا فتویٰ لگ گیا۔ پھر امیر صاحب جب اپنے اجلاس پر آئے تو اجلاس میں بیٹھتے ہی پہلے اخوند زادہ صاحب مرحوم کو بلایا۔ اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ اب کہو کہ کیا توبہ کرو گے۔ یا سزا پاؤ گے تو انہوں نے صاف لفظوں میں انکار کیا۔ اور کہا کہ میں حق سے توبہ نہیں کر سکتا۔ کیا میں جان کے خوف سے باطل کو مان لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا اور توبہ کی حالت میں بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر ۔۔ مرحوم نے بڑے زور سے انکار کیا۔ اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔ ان باتوں کو بیان کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ یہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ ہم خود اس مجمع میں موجود تھے اور مجمع کثیر تھا۔ ۔۔ مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا۔ کہ ضرور ہے کہ میں اس راہ میں جان دوں۔

نئی زندگی

تب اس نے یہ بھی کہا کہ میں بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی کی بناء پر ہو گا جو اس وقت ہوئی ہو گی۔ کیونکہ اس وقت ۔۔ مرحوم منقطعین میں داخل ہو چکا تھا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتوں سے یہ خبر پا کر ایسا اس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنے تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دی جاتی ہے۔ چھ روز تک مجھے مل جائے گی۔ اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتویں دن میں زندہ ہو جاؤں گا اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوتے ہیں۔ وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔ پس مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا۔

حضور کا کشف

اور میں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا۔ کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ.....جو نہایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو

میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح — مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے۔ اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت کو بڑھا دے گا۔ اس طرف میں نے یہ خواب دیکھی اور اس طرف — مرحوم نے کہا کہ چھ روز تک میں زندہ کیا جاؤں گا۔ میری خواب اور — مرحوم کے اس قول کا مآل ایک ہی ہے۔

نمونہ

— مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے۔ اور در حقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک ان میں سے ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنیٰ خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے۔ حالانکہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔ بعض ایسے ہیں کہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق و صفا کا وہ دعویٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہیں۔ اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کے سلسلے میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیاداری کم نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا۔ اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس — مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ کامل انسان بننے سے روکتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہوں گے۔ مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں۔ کہ یہ نمونہ دکھائیں گے۔

سوئے مقتل

پھر ہم اصل واقعہ کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں۔ کہ جب — مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتویٰ اخوند زادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔ اور پھر امیر نے حکم دیا کہ — مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے۔ اور اسی رسی سے — مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا جائے چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا۔ اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈالی گئی۔ تب اسی رسی کے ذریعہ سے — مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے۔ اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں مفتیوں اور دیگر اہلکاروں کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا۔ اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔ اس تماشا کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا۔ اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دیئے گئے تھے۔ امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب — مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ اور جان کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں۔ جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو گا اور میں حق کے لئے مروں گا۔ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو۔ اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصراللہ خان اور قاضی اور عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔ جب ایسی نازک حالت میں — مرحوم نے بار بار کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں۔

پتھروں کی بارش

تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ۔ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں۔ آپ چلا دیں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے — مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بعد اس کے بد قسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس — پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس — مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو۔ یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے — مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا۔ اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے۔ بیان کیا گیا کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا 14۔ جولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے۔ اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان میں داخل ہیں کہ — مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ امیر کے ظلم کو پورے طور پر ظاہر کرنا کسی نے روا نہیں رکھا اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے بہت سے خطوط کے مشترک مطلب سے ہم نے خلاصۃً لکھا ہے۔ ہر ایک قصہ میں اکثر مبالغہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ قصہ ہے کہ لوگوں نے امیر سے ڈر کر پورا پورا بیان نہیں کیا اور بہت سی پردہ پوشی کرنی چاہی۔ شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو (قربانی) مقدر تھی وہ ہو چکی۔ اب ظلم کا پاداش باقی ہے (۔) مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں۔ جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ہزاروں رحمتیں

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

....صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (۔) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے۔ اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا۔

ظلم کی سزا

پہلے اس سے غریب عبدالرحمان میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا۔ مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب — مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انہیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے۔ اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بد قسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے —

ایک جدید کرامت

جب میں نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو 16۔ اکتوبر 1903ء کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جاؤں جو ایک مخالف کی طرف سے فوجداری میں میرے پر دائر ہے یہ رسالہ تالیف کر لوں اور اس کو ساتھ لے جاؤں۔ تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا صرف دو چار دن ہیں۔ اگر میں اسی طرح درد گردہ میں مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکے گا۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ میں نے رات کے وقت

جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گزر چکی تھی اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ اب میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ سو میں نے اسی دردناک حالت میں صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے میں اس کو لکھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا (۔) یعنی سلامتی اور عافیت ہے۔ یہ خدائے رحیم کا کلام ہے۔ پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا کا منشاء

اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جاں فشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ (قربانی) مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ اور میں نے کہا اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائمقام پیدا کر دے گا سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔ —

تدفین

میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ 8/نومبر 1903ء کو مع عیال خوست سے قادیان پہنچے۔ ان کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی لاش برابر چالیس دن تک ان پتھروں میں پڑی رہی جن میں وہ سنگسار کئے گئے تھے بعد اس کے میں نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر رات کے وقت ان کی نعش مبارک نکالی اور پوشیدہ طور پر شہر میں لائے اور اندیشہ تھا کہ امیر اور اس کے ملازم کچھ مزاحمت کریں گے مگر شہر میں وبائے ہیضہ اس قدر پڑ چکا تھا کہ ہر ایک شخص اپنی بلا میں گرفتار تھا۔ اس لئے ہم اطمینان سے مولوی صاحب مرحوم کا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رئیس محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

سوچا کیا تھا ہوا کیا

علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب اپنے ایک مضمون "جیل سے جیل تک" میں لکھتے ہیں۔
"مانا کہ ہم لیلیٰ آزادی سے ہمکنار ہو گئے۔ ہماری امنگوں کی کشت بار آور ثابت ہوئی۔ اور پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ لیکن جو چاہا تھا وہ نہ ہو سکا جو سوچا تھا وہ پورا نہ ہوا اور نفاذ شریعت کی منزلیں دور کی دور رہیں اور اس فترت کے زمانہ میں کیا ہوا۔

شرک پھیلا......
گستاخیاں بڑھیں....
بے باکیاں عام ہوئیں....
حلال و حرام کی تمیز اٹھی......
حرص و ہوئی مزاج بنا.....
ڈکیتیوں نے جنم لیا.....
چوریاں مشغلے بنے......
فسادات کا دامن دراز ہوا....
عشرت کدے تعمیر ہوئے.....
ظلم قانون ٹھہرا.......
عریانیت اور فحاشیوں کے طوفان اٹھے
اباحیت مذہب بنا......

اور نظام مصطفیٰ سے متواتر اور مسلسل فرار نے قوم کو دہریت کے دروازوں پر لا کھڑا کیا دین کو سیاست سے الگ کیا گیا۔ نئے نئے نظریات گھڑے گئے اور علم و عرفان اور حکمت و حکومت نفس کے ہتھے چڑھے اور سفینہ ملت بری طرح خطاؤں کے طوفانی موجوں میں پھنس کے رہ گیا۔ خیر اور شر کی تمیزیں اٹھی کہ اونٹوں کو نگلا اور مچھروں کو چھانا جانے لگا۔ اور فریب خوردہ قوم ہلاکت اور ذلت کی مدہوشی اور بے حسی کو خواب نوشیں تصور کر کے نشاط بے ثمر سے کروٹیں بدلنے لگی۔"

(ماہنامہ "دلیل راہ" لاہور اگست۔ ستمبر 92 ص 50)

اجتماعی بگاڑ - ایک جائزہ

"پاکستان کی حالت آج یہ ہے کہ چار کروڑ سے زیادہ انسان افلاس کا شکار ہیں۔ سات کروڑ افراد کو صاف پینے کا پانی میسر نہیں۔ ساڑھے سات کروڑ علاج معالجے کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ آزادی کے وقت دنیا کی نگاہیں قیادت کے لئے پاکستان کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ آج عالم یہ ہے کہ 174 ممالک میں غربت اور انسانی وسائل میں محرومی کے اعتبار سے ہمارا نمبر 134 واں ہے۔ یعنی ہم غریب اور پست ترین 40 ملکوں میں سے ایک ہیں اور قرض کا بوجھ قومی پیداوار کے 91 فیصد سے زیادہ ہو گیا ہے اور اس قرض پر صرف سود کی مد میں اس سال قومی بجٹ کا 45 فیصد یعنی 245۔ ارب روپے ادا کرنا ہو گا جب کہ غربت دور کرنے، تعلیم پھیلانے، صحت وصفائی کا اہتمام کرنے کے لئے جو وسائل درکار ہیں وہ سب عالمی اور ملکی ساہوکاروں کے پیٹ کا جہنم بھرنے کی نذر ہو رہے ہیں۔ ترقیاتی مصارف میں برابر کمی ہو رہی ہے۔ بے روزگاری روز افزوں ہے اور محتاط اندازوں کے مطابق اس وقت 52 سے 60 لاکھ افراد مکمل طور پر اور مزید ایک سے سوا کروڑ افراد جزوی طور پر بے روزگار ہیں اور ملک کی معاشی پالیسیوں کے نتیجے میں نئے روزگار فراہم ہونے کی بجائے برسر روزگار افراد ہی کی مزید چھانٹی ہو رہی ہے۔

ایک طرف عام انسانوں کے یہ حالات ہیں تو دوسری طرف 60 فیصد زرعی زمین پر صرف 6 ہزار بڑے بڑے خاندان قابض ہیں جو ہر قسم کے آمدنی اور دولت ٹیکس تک سے مستثنیٰ ہیں۔ نئے سرمایہ داروں کے دو ہزار خاندان ہیں جن کے ہاتھوں میں ساری قومی دولت مرکوز ہے۔ وہ ایک طرف بنک کاری نظام کے اربوں روپے کے نادہندہ ہیں تو دوسری طرف ملکی دولت سے 60 سے 100 ارب ڈالر بیرونی ملک لے جا چکے ہیں۔ حکومت کی شاہ خرچیوں میں کوئی کمی نہیں اور اس کی ساری تگ و دو نئے قرضوں کے حصول اور چند نمائشی کاموں تک محدود ہے۔ نہ خود انحصاری کی فکر ہے، نہ ظلم و استحصال کے نظام کو ختم کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی جا رہی ہے۔ غربت اور افلاس کے خلاف جنگ، دولت کی ناہمواریوں کو کم کرنا اور اجتماعی کفالت کے ایک ایسے نظام کا قیام جو ملک کے تمام شہریوں کو بنیادی ضروریات فراہم کر سکے اور وہ زندگی کی دوڑ میں آزادی کے ساتھ شریک ہو سکیں، یہ سارے امور نہ آج کی حکومت کے ایجنڈے پر کوئی اہمیت رکھتے ہیں نہ کل تک حکمرانی کرنے والوں کو ان کی فکر تھی۔ حالانکہ پاکستان کی بقا اور اس کے استحکام کا انحصار نظام کی تبدیلی اور ان اسباب کے دور کرنے پر ہے جو قوم میں مایوسی، بے اعتمادی اور منفی اقدامات کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اسلام کے نظام کی امتیازی خصوصیت ہی یہ ہے کہ وہ فریاد سے پہلے دادرسی کا انتظام کرتا ہے اور حکمرانی کی جگہ خدمت کو ہر سطح پر قیادت کی اصل ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ۔

جس شخص نے مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کی ذمہ داری قبول کی اور پھر اس نے ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کی اور ان کے کام انجام دینے میں خود کو اس طرح نہ تھکایا جس طرح وہ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے خود کو تھکاتا ہے تو خدا ایسے شخص کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور مارچ 99ء ص 9-10)

"ترک تمباکو - فوری فوائد"

"تمباکو نوشی کا سلسلہ روکنے کے 20 منٹ کے اندر اندر آپ کا بلڈ پریشر کم اور نبض کی رفتار کم ہو جائے گی۔ یہ بڑی اہم تبدیلی ہو گی، کیونکہ بلڈ پریشر میں اضافے سے آپ کے حملہ قلب یا فالج میں مبتلا ہونے کے خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

8 گھنٹوں کے اندر

آپ کے خون میں کاربن مونو اوکسائڈ کی سطح گر جائے گی۔ یہ زہریلی گیس آپ کے خون میں تمباکو کے دھوئیں سے شامل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کے جسم کو درکار آکسیجن حاصل کرنے میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ اس حیات بخش گیس کے بغیر وہ ٹھیک طور پر کام نہیں کر سکتا۔

48 گھنٹوں کے اندر

خون آپ کے جسم میں زیادہ آسانی سے رواں رہنے لگتا ہے۔ اس طرح قلب کی شریانوں میں خون کا تھکا بننے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے یعنی خون کے تھکے کی وجہ سے شریان کے بند ہونے اور قلب کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

72 گھنٹوں کے اندر

آپ کے پھیپھڑوں کو ہوا پہنچانے والی ہوائی نالی کھچاؤ سے آزاد ہو جاتی ہے، آپ آسانی سے سانس لینے لگتے ہیں کھانسی کم اٹھتی ہے اور آپ کا سانس نہیں پھولتا۔

طویل مدتی فائدے

تمباکو نوشی ترک کرنے سے

☆ تمباکو نوشی سے تعلق رکھنے والے امراض مثلاً کھانسی، پھیپھڑوں کی سوجن اور قلب کے امراض کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ سانس پھولنے کی تکلیف سے نجات کی وجہ سے آپ خود کو بہتر محسوس کرنے لگتے ہیں خاص طور پر بڑھاپے میں سانس پھولنے کی تکلیف نہیں رہتی۔

☆ آپ کے ذائقے اور سونگھنے کی حس بہتر ہو جاتی ہے۔ اس طرح آپ جی لگا کر کھاتے ہیں۔ صحت بخش غذاؤں سے بالخصوص بڑھاپے میں صحت اچھی رہتی ہے اور جسم میں توانائی آنے لگتی ہے۔

☆ ہڈیوں کے گھلاؤ کا عمل ست پڑ جاتا ہے، یعنی اچھی غذا کے ذریعے سے کیلشیم کے زیادہ جذب ہونے سے ہڈیاں بھربھری نہیں ہوتیں اور آسانی سے نہیں ٹوٹتیں۔

☆ تمباکو نوشی ترک کرنے سے آپ کے اطراف کے افراد بھی اس کے زہریلے دھوئیں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ کے پوتا پوتی، نواسے نواسی نکوٹین سے لدا دھواں سونگھنے سے بچے رہتے ہیں۔"

(ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی فروری 1999ء ص 49)

"نیند کے نفسیاتی اصول"

(1) سب سے پہلے اپنے سونے کے اوقات مقرر کریں اور ان پر سختی سے عمل کریں، مگر اول شب کی نیند کو ترجیح دیں۔

(2) جب اپنے بیڈ روم میں داخل ہوں تو اس کے دروازے پر اپنے دن بھر کے تمام تفکرات و مسائل کو اپنی قوت ارادی سے کام لے کر خدا حافظ کہہ دیں اور ان سے کل پھر ملاقات کا وعدہ کر لیں۔

(3) جب اپنے بستر پر دراز ہوں تو خالی الذہن ہوں تاکہ اعصابی تناؤ کھچاؤ جو تفکرات وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے، محسوس نہ ہو بلکہ تحلیل ہوتا ہوا محسوس ہو۔

(4) اب بستر پر اپنے بدن کو بالکل ڈھیلا ڈھالا چھوڑ دیں اور سانس لینے اور خارج کرنے کا یوگا کا طریقہ اختیار کریں۔ آہستگی سے سانس کھینچیں، ایک سیکنڈ اس کو روکیں، پھر اسی آہستگی سے اسے خارج کریں اور ایک سیکنڈ توقف کریں۔ یہ ایک چکر یا سائیکل ہوا۔ یوگا کی یہ مشق اس طرح سے کی جائے کہ کسی قسم کا بدنی کھنچاؤ پیدا نہ ہو۔ یہ عمل دس بارہ مرتبہ کرنے سے اعصابی سکون حاصل ہونے لگتا ہے جو نیند کے لئے ضروری ہے۔

(5) کوئی ایسی کتاب یا مشکل مضمون پڑھنا شروع کریں جس سے قطعاً دلچسپی نہ ہو، مگر اس کو پڑھتے رہنا ہرگز ترک نہ کریں۔ اس کی بوریت سے نیند از خود آ جائے گی اور آپ کو خبر بھی نہ ہو گی۔

(6) اگر آپ کا مذہب سے لگاؤ ہے تو جو دعائیں یا وظیفے زبانی یاد ہوں، آپ رجوع قلب اور پورے انہماک سے ان کا ورد کرتے رہیں۔ اس دوران نیند آپ پر طاری ہو چکی ہو گی۔

(7) نیند لانے والی ہر قسم کی دواؤں وغیرہ سے مکمل اجتناب کریں۔

(ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی فروری 99ء ص 53، 54)

عروج و زوال کا انحصار

"ہم گزشتہ نصف صدی سے بزعم خود اس غلط امید میں مبتلا ہیں کہ آنے والا زمانہ ہمارا ہے، اب اکیسویں صدی کو بھی اپنے عروج کی صدی خیال کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کرپشن کی بین الاقوامی فہرست میں دوسرے نمبر پر آنے والی یہ قوم اور خود کو ہر قانون اور قاعدے سے بالاتر سمجھنے والے اس بیمار قوم کے حکمران کس روحانی انکشاف کے تحت آنے والے دور کو اپنی ترقی اور عروج کا دور کہہ سکتے ہیں؟ کیا کسی نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اس دنیا میں عروج و زوال کا انحصار کسی قوم کی اخلاقی حالت پر ہے! تھوڑا عرصہ گزرا اخبارات میں پڑھا کہ ایک امریکی نے اپنے گھر میں بلی کا ایک بچہ رکھا ہوا تھا، ایک دن وہ امریکی اپنے دفتر سے گھر واپس آیا تو اس نے بلی کے بچے کو اس کی مخصوص جگہ سے غائب پایا، اسے اس طرح بلی کے بچے کے کھو جانے پر شدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشویش ہوئی' وہ باورچی خانہ سے ملحق بڑے کمرے میں گیا جہاں اس نے مصنوعی چھت کی طرف سے ہلکی "میاؤں میاؤں" سنی اسے تشویش ہوئی کہ شاید بلی کا بچہ کہیں اوپر چھت کی تہوں میں پھنسا ہوا ہے' اس نے فوری طور پر فائر بریگیڈ اپنے خرچ پر بلا کر اپنے قیمتی اور خوبصورت بنگلے کے کمرے کی ساری چھت ادھیڑ دی' جب وہاں بھی بلی کا بچہ نہ ملا اور "میاؤں میاؤں" کی آواز آتی رہی تو اس نے آدھا بنگلہ ہی اکھیڑ ڈالا' آخر ایک کونے میں چھپا ہوا بلی کا بچہ مل گیا۔ ایک چھوٹے سے جانور کی زندگی بچانے کے لئے یا اسے "ٹریپ" سے آزاد کرنے کے لئے اس امریکی نے لاکھوں ڈالر کا نقصان گوارا کیا' بنگلہ کی تخریب کر ڈالی۔ یہ کوئی استثنائی مثال نہیں' ایسی ہزاروں مثالیں ہیں۔ یہ ان مغربی اقوام کی اخلاقی حالت ہے۔ جس کی بنا پر وہ گزشتہ دو صدیوں سے برسر عروج ہیں' آج ان کا ہے اور بظاہر (اگر قدرت کی طرف سے ان کے عروج کا وقت پورا نہیں ہوا) کل بھی ان کا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ اخلاقی پستی کے عمیق گڑھے میں گرے ہیں مگر غلط فہمی یہ ہے کہ صرف اگلی صدی شروع ہونے کی دیر ہے اور گویا اچانک ہم بام عروج پر پہنچے ہوں گے۔ ایسا ہونا قدرتی قوانین کے خلاف ہے!"

(سیارہ ڈائجسٹ لاہور مارچ 99ء ص 25)

عدل فاروقی

"عمر فاروقؓ احتساب اور عدل کے معاملے میں جب اپنی ذات اور اہل وعیال کا لحاظ نہیں کرتے تھے تو عمال اور گورنر کس طرح کسی رعایت کے مستحق ٹھہرتے۔ حقیقی انصاف ہمیشہ انسان کی اپنی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ مصر کے گورنر عمروؓ بن عاص کے بیٹے محمد بن عمرو نے ایک مقامی مصری کو کوڑے مارے اور ساتھ کہا "دیکھو' میں بڑے لوگوں کی اولاد ہوں" مبادا وہ مصری خلیفہ کے پاس فریاد لے کر نہ چلا جائے گورنر صاحب نے تحفظ امن عامہ کے تقاضوں کے تحت' یا یوں کہیں کہ اپنے بیٹے کو عمر فاروقؓ کے عتاب سے بچانے کے لئے' اس مظلوم مصری کو نظر بند کر دیا۔ بہر حال ایک دن وہ مصری کسی طرح قید سے چھوٹا تو سیدھا مدینہ پہنچا اور گورنر کے بارے میں شکایت خلیفہ کو پیش کی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس شخص کو اپنے پاس ٹھہرا لیا اور عمروؓ بن عاص اور اس کے بیٹے کو مصر سے طلب کر لیا۔ دونوں باپ بیٹا حاضر ہو گئے' خلیفہ کے حکم سے سرتابی کی مجال کیسے ہو سکتی تھی؟ آسمان مدینہ نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ مجلس قصاص لگی ہے' عمر فاروقؓ صدارت کر رہے ہیں گورنر مصر سر جھکائے اپنے بیٹے کے ساتھ پیش ہوتے ہیں۔ ایک طرف وہ غریب مصری بیٹھا ہے جسے گورنر کے بیٹے نے کوڑے لگائے تھے اور ساتھ کہا تھا کہ وہ بڑے آدمی کا بیٹا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بلند آواز سے مصری کو اپنے پاس بلایا اور اپنا درہ اس کے ہاتھ میں تھما کر کہا "یہ درہ لے اور بڑوں کی اولاد کو مار" مصری نے محمد بن عمرو کو درے مارنے شروع کئے۔ حضرت عمرؓ ساتھ کہتے جاتے تھے

"بڑوں کی اولاد کو مار" جب وہ جی بھر کر مار چکا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "اب یہ درہ عمرو (گورنر) کی چندیا پر مار' خدا کی قسم اگر اس باپ کا گھمنڈ نہ ہوتا تو بیٹا تجھے ہرگز نہ مارتا۔" مصری نے کہا "امیر المومنین' جس نے مجھے مارا تھا میں اپنا انتقام اس سے لے چکا" اور کوڑا خلیفہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "خدا کی قسم' اگر تو عمرو بن عاص کو مارتا تو جب تک تو خود ہی اپنا ہاتھ نہ روکتا میں درمیان میں نہ آتا۔" ساتھ ہی عمرو بن عاص کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "عمرو تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنانا شروع کر دیا حالانکہ ان کی ماؤں نے تو انہیں آزاد جنا تھا۔"

(سیارہ ڈائجسٹ لاہور مارچ 1999ء)

سید ظہور احمد شاہ صاحب

اگلی صدی تعلیم اور صحت کی ہوگی

اگلی صدی کے متعلق بہت ساری باتیں کہی جا رہی ہیں اور اس کے استقبال کی تیاریاں ساری دنیا کے ممالک زور و شور سے کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت نے بھی اس سلسلے میں ایک پورا محکمہ بنایا ہے جو اکیسویں صدی میں داخل ہونے اور پھر اس میں ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کے منصوبے بنانے کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہے۔ اللہ کرے یہ محکمہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو اور ملک کو اگلی صدی میں داخل ہونے اور پھر اس میں آگے بڑھنے کا صحیح راستہ بتا سکے۔

بہر حال اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اگلی صدی سو فی صد علم و آگہی کی صدی ہو گی۔ اگرچہ پچھلی صدیوں پر بھی یہ بات صادق آتی ہے لیکن بوجہ دنیا کے ایک گلوبل ویلج بن جانے کے اور علم کی رفتار شدید بڑھ جانے کے اگلی صدی کا ایک اپنا خاص مقام ہے۔ جس کو سمجھنے اور سمجھ کر اس کے ساتھ چلنے کا ادراک رکھنے والے افراد۔ ممالک اور قومیں ہی دنیا میں زندہ رہ سکیں گی اور بقیہ لوگ اس مقابلے کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے اور بقول شاعر ان کی داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

علم ایک ایسا بم ہے جس کے رکھنے والا باقی دنیا پر راج کر سکتا ہے۔ یہودی ایک بالکل چھوٹا سا قبیلہ ہے جو شائد کروڑوں میں بھی نہ ہو۔ لیکن آج یہ قوم محض علم کے زور پر امریکہ پر راج کر رہی ہے۔ امریکہ کا کوئی صدر ان کو نظرانداز نہیں کر سکتا۔ اسرائیل ایک چھوٹا سا ملک تمام مشرق وسطیٰ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ صحیح ہے یا غلط تاہم کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس ایٹم بموں کا ایک ذخیرہ ہے۔ جس سے کسی جنگ کا فیصلہ ایک دو یوم میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ انہوں نے علم کے زور پر کیا ہے۔

جاپانی نظام تعلیم

جنگ عظیم دوئم میں جاپان پر صرف دو ایٹم بم گرائے گئے اور جنگ کا فیصلہ ہو گیا۔ لیکن جاپانی ایک عقلمند اور محنتی قوم ہے۔ اس نے جذبات میں آ کر اس کا مداوا علم کے زور پر کرنے کا فیصلہ کیا اور دو تین دہائیوں میں دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے امیر ترین ملکوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ جاپان میں آج بھی استاد اس ملک کا قیمتی ترین اثاثہ سمجھا جاتا ہے۔ جاپان میں 93 فیصد بچے کنڈر گارٹن جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہائی سکول تک تعلیم جاری رکھتی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم مسلّمہ ہے۔ تعلیم کے سلسلہ میں امریکہ اور برطانیہ جیسے ممالک جاپان کے بعد آتے ہیں۔ جاپانی بچے بین الاقوامی مقابلوں میں اکثر امریکی اور یورپی ملکوں کے بچوں کو شکست دیتے ہیں۔ ذہانت کے معاملہ میں جاپانی بچوں کی اوسط 117 پوائنٹ ہے جبکہ امریکہ اور برطانوی بچوں کی اوسط 100 پوائنٹ حاصل کرتی ہے۔

یہی حکمت عملی جرمنی نے اختیار کی اور جاپان کی طرح آج اس کا درجہ بھی دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں بہت اونچا ہے۔ اور دنیا کی واحد سپر پاور بھی اس کی بات کو اہمیت دیتی ہے اور کان لگا کر سنتی ہے۔

ترجیحی فہرست

مقصد یہ سب کچھ کہنے کا یہ ہے کہ اگر ہم نے اگلی صدی میں صحیح طور پر داخل ہونا ہے تو پہلی چیز کو پہلے رکھنا ہو گا۔ اور علم ہی وہ پہلی چیز ہے جو قوموں اور ملکوں کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرتی ہے۔ ہم 21 ویں صدی کی خوش کن باتیں کرتے ہیں' 2010ء کے منصوبے بناتے ہیں لیکن علم جو ان تمام باتوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس کو اس کا صحیح درجہ نہیں دیتے۔ تعلیم کے شعبہ کے لئے قومی بجٹ میں صرف 1ء6 فیصد رقم مختص کرتے ہیں۔ کاش ہم اپنے علاقہ کے دوسرے ملکوں کی طرف ہی نظر ڈالنے کی فرصت حاصل کر سکتے۔ یہ شرحیں ہمسایہ ملکوں میں کچھ اس طرح ہیں۔ ایران 9ء11 فیصد۔ بنگلہ دیش 2ء11 فیصد سری لنکا 41ء10 فیصد۔ اور بھارت میں 21 فیصد ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے ملک میں علم کی روشنی حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کیا اہمیت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تعلیم کو دوسری تمام ترجیحات کے مقابلہ میں اوپر کا درجہ دینے سے ہی ملک ترقی کر سکتا ہے اور جاپان کی طرح بڑی بڑی آبادیوں کے رکھنے والے اور بے شمار رقبہ پر پھیلے ہوئے تمام ملکوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

صحت کی سہولت

اسی طرح صحت کی سہولتیں مہیا کرنا بھی قومی ترقی کے لئے ازحد ضروری امر ہے۔ کیونکہ جس قوم کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ بیمار ہو اور کسی کام کرنے کے قابل نہ ہو وہ سوائے ملک کو پیچھے کی طرف دھکیلنے کے اور کیا کر سکتا ہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ ایسی بیماریاں جو پہلے ختم ہو چکی تھیں اب پھر سر اٹھا رہی ہیں اور بے تحاشا پھیل رہی ہیں۔ اور ان کے نئے قسم کے جراثیم کنٹرول سے باہر ہو رہے ہیں۔ ملک میں کوئی قومی ٹی' بی۔ کنٹرول پروگرام نہیں ہے۔ پچھلے سال ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن جو کہ اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے' نے کہا تھا کہ پاکستان ان 16 ملکوں میں سے ہے جو ٹی بی کے دوبارہ عود کر آنے کے متعلق کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ اس صورت حال کی نزاکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملک میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد (360'000) افراد فی سال کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔

یہی صورت حال شوگر یعنی ذیابیطس کے مرض کی ہے۔ پہلے یہ امیر ملکوں کی بیماری سمجھی جاتی تھی لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حملہ تیسری دنیا کے ممالک پر بھی ہو رہا ہے۔ اس وقت کے اندازوں کے مطابق بھارت اس معاملے میں

بلٹ ٹرین سے

اگلا قدم

بلٹ ٹرین جاپان کی اقتصادی ترقی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ٹرین دنیا بھر میں تیز رفتار ترین ریل گاڑی تھی جو 1964ء میں جاری کی گئی پہلے یہ ٹرین ٹوکیو اور اوساکا کے درمیان چلتی تھی بعد میں اس کا روٹ بڑھا دیا گیا اس کی رفتار 210 کلو میٹر فی گھنٹہ تھی جس کا مقابلہ اور کوئی ٹرین نہیں کر سکتی تھی۔ اگرچہ بعد میں فرانس میں اور اس کے بعد دیگر مغربی ممالک نے بھی اس قسم کی ریل گاڑیاں چلائیں لیکن جو شہرت اس پہلی ریل گاڑی کے کامیاب تجربہ سے جاپان کو ملی اس میں کوئی دوسرا ملک حصہ دار نہ بن سکا کیونکہ انعام تو سب سے پہلے میدان جیتنے والے کا ہی حصہ ہوتا ہے۔

لیکن زندہ قوموں کی طرح جاپان اپنی پرانی کامیابیوں پر صابر و شاکر ہو کر نہیں بیٹھ رہا بلکہ اس نے دیگر میدانوں کی طرح اس میں بھی مزید کوششیں جاری رکھیں۔

اب ایک اخباری اطلاع کے مطابق بلٹ ٹرین کی جگہ ایک نئی اور بہتر اور زیادہ تیز رفتار ٹرین چلائی جا رہی ہے جس کا نام نوزومی رکھا گیا ہے اس کی رفتار 285 کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔ جبکہ شروع میں بلٹ ٹرین کی رفتار 210 کلو میٹر فی گھنٹہ تھی۔ یہ نئی نوزومی نامی ٹرین پہلی دفعہ ٹوکیو اور اوساکا کے درمیان 1999ء میں چلنا شروع ہو جائے گی۔ اور جس طرح 1964ء میں بلٹ ٹرین ایک ناقابل یقین واقعہ تھا اسی طرح یہ نئی ٹرین اس سے بھی زیادہ ناقابل یقین واقعہ ہو گا۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرفہرست ہے جبکہ پاکستان میں شوگر کے مریضوں کی تعداد صرف 12 فیصد ہے لیکن جس طرح سے حکومت اور پبلک اس مسئلہ سے لاپرواہی برت رہے ہیں اس کے نتیجہ میں پاکستان 2025ء میں تمام دنیا میں چوتھے نمبر پر ہو گا۔ جو کہ اس وقت آٹھویں نمبر پر ہے۔ ذیابیطس ایک ایسی بیماری ہے جو دوسری کئی بیماریوں کو دعوت دینے کا موجب بنتی ہے اور ان میں دل کی بیماریاں سرفہرست ہیں۔ اس لئے اگر ملک نے اگلی صدی میں باعزت طور پر داخل ہونا ہے اور اپنی اس عزت اور وقار کو اگلی صدی کے ہر مرحلے پر قائم رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ علم کو سب امور پر ترجیح دی جائے اس پر ضروری اخراجات کرنے میں کسی طور پر بھی کنجوسی سے کام نہ لیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ قوم کی صحت کو بحال کرنے کی طرف توجہ دی جائے اور حکومت اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے اور اس پر بھی تمام اخراجات خوش دلی اور ملکی ترقی کے لئے ضروری سمجھ کر کرے اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت کے پاس فی الحال وسائل کی کمی ہے لیکن جو وسائل اس کے پاس ہیں ان کو بدعنوانی اور ضیاع سے بچا کر ان شعبوں میں استعمال کیا جائے تو ہم بھی باعزت طور پر 21ویں صدی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ صفحہ 4

قبرستان میں جنازہ لے گئے اور جنازہ پڑھ کر وہاں دفن کر دیا یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب جب پتھروں میں سے نکالے گئے تو کستوری کی طرح ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی۔ اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

خدائے واحد کا پرستار

اس واقعہ سے پہلے کابل کے علماء امیر کے حکم سے مولوی صاحب کے ساتھ بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ مولوی صاحب نے ان کو فرمایا کہ تمہارے دو خدا ہیں۔ کیونکہ تم امیر سے ایسا ڈرتے ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ مگر میرا ایک خدا ہے۔ اس لئے میں امیر سے نہیں ڈرتا۔ اور جب گھر میں تھے اور ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے اور نہ اس واقعہ کی کچھ خبر تھی۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے میرے ہاتھو! کیا تم ہتھکڑیوں کی برداشت کر لو گے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات آپ کے منہ سے نکلی ہے۔ تب فرمایا کہ نماز عصر کے بعد تمہیں معلوم ہو گا کہ یہ کیا بات ہے تب نماز عصر کے بعد حاکم کے سپاہی آئے اور گرفتار کر لیا۔ اور گھر کے لوگوں کو انہوں نے نصیحت کی کہ میں جاتا ہوں اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو۔ جس ایمان اور عقیدہ پر میں ہوں چاہئے کہ وہی تمہارا ایمان اور عقیدہ ہو۔ اور گرفتاری کے بعد راہ میں چلتے کہا کہ میں اس مجمع کا نوشاہ ہوں۔ بحث کے وقت علماء نے پوچھا کہ تو اس قادیانی شخص کے حق میں کیا کہتا ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم نے اس شخص کو دیکھا ہے اور اس کے امور میں بہت غور کی ہے۔ اس کی مانند زمین پر کوئی موجود نہیں اور بیشک اور بلاشبہ وہ مسیح موعود ہے اور وہ مردوں کو زندہ کر رہا ہے۔ تب ملانوں نے شور کر کے کہا کہ وہ کافر اور تو بھی کافر ہے اور ان کو امیر کی طرف سے بحالت نہ توبہ کرنے کے سنگسار کرنے کے لئے دھمکی دی گئی۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب میں مروں گا۔ تب یہ آیت پڑھی۔ (-)

یعنی اے ہمارے خدا دل کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے جو تو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عنایت کر کیونکہ ہر ایک رحمت کو تو ہی بخشتا ہے۔

پھر جب ان کو سنگسار کرنے لگے تو یہ آیت پڑھی۔ (-) یعنی اے میرے خدا تو دنیا اور آخرت میں میرا متولی ہے مجھے (دین) پر وفات دے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔ پھر بعد اس کے پتھر چلائے گئے۔ اور حضرت مرحوم قربان کیا گیا (-) اور صبح ہوتے ہی کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور نصراللہ خان حقیقی بھائی امیر حبیب اللہ خان کا جو اصل سبب اس خونریزی کا تھا اس کے گھر میں ہیضہ پھوٹا اور اس کی بیوی اور بچہ فوت ہو گیا اور چار سو کے قریب ہر روز آدمی مرتا تھا۔ اور (قربانی) کی رات آسمان سرخ ہو گیا۔ اور اس سے پہلے مولوی صاحب فرماتے تھے کہ مجھے بار بار الہام ہوتا ہے۔ (یعنی فرعون کی طرف جا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں سنتا اور دیکھتا ہوں تو معنبر اور معطر ہے) اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوتا ہے کہ آسمان شور کر رہا ہے اور زمین اس شخص کی طرح کانپ رہی ہے جو تپ لرزہ میں گرفتار ہو دنیا اس کو نہیں جانتی یہ امر ہونے والا ہے۔ اور فرمایا کہ مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ اس راہ میں اپنا سر دیدے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کے لئے یہی چاہا ہے۔

اور میاں نور احمد کہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف ڈیڑھ ماہ تک قید رہے اور پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ چار ماہ تک قید میں رہے۔ یہ اختلاف روایت ہے۔ اصل واقعہ میں سب متفق ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۹ تا120 طبع اول)

لاثانی وجود

"ملک کابل میں ان کو شہزادہ عبداللطیف بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک بڑے خاندان کے رئیس اور صاحب علم و فضل تھے اور پچاس ہزار کے قریب ان کے متبعین اور شاگرد اور مرید تھے۔ علم حدیث کی تخم ریزی اور اشاعت اس ملک میں مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے بہت ہوئی تھی اور باوجود اس قدر علم اور فضل اور کمال کے جس کی وجہ سے وہ ان ملکوں میں لاثانی شمار کئے جاتے تھے۔ انکسار اور فروتنی ان کے مزاج میں اس قدر تھی کہ گویا عجب اور تکبر کی قوت ہی ان میں پیدا نہیں ہوئی تھی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص169)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب ابن محترم چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ سابق امیر جماعت ملتان مورخہ 4- مئی 1999ء لاہور میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔

وہ محترم ملک حبیب الرحمان صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ کے داماد اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم نوبل انعام یافتہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 99-5-5 کو ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دفاتر صدر انجمن میں پڑھائی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر دعا محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے کرائی۔ ان کے لواحقین میں بیوہ اور ایک بیٹی۔ دو بیٹے اور بہن بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب)

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر 7/2 دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مقتضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ/مکان نمبر 7/2 دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال میرے دونوں بیٹوں مبشر احمد طارق صاحب اور منصور احمد صاحب ناصر کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مجھے اور دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1- محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم مبشر احمد طارق صاحب (بیٹا)
3- مکرم منصور احمد ناصر صاحب (بیٹا)
4- محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ قدسیہ ظفر صاحبہ (بیٹی)
6- محترمہ کلثوم اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ Fast کے تحت کراچی- لاہور اور اسلام آباد میں جاری کمپیوٹر سائنس (BCS) کے ادارہ جات میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ (میتھ کے ساتھ) ہونا لازمی ہے۔ جن طلبۂ نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ 15 مئی سے -/500 روپے کے عوض مندرجہ ذیل سے دستیاب ہیں۔

1- کراچی PECHS-22-G یا سٹریٹ 4- سیکٹر 17- شاہ لطیف ٹاؤن- کراچی۔
2- لاہور- B-852 فیصل ٹاؤن لاہور
3- اسلام آباد- 4- بازار روڈ G6/4

داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ یہ ٹیسٹ 13- جون 99ء کو ہو گا۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

ہے تو اس کی پناہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی وجود ہوتا ہے۔ اسی لئے صلوٰۃ کا تعلق روحانی ہونے کے لحاظ سے خدا تعالیٰ سے ہے۔ اور صبر کا تعلق جسمانی ہونے کے لحاظ سے انسانی تدابیر سے ہے۔ صبر میں جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور صلوٰۃ میں عشقیہ طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ مشکلات اور مصائب ہم خود پیدا نہیں کرتے بلکہ دشمن مشکلات اور مصائب لاتا ہے اور ہم انہیں برداشت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے لیکن نماز اور دعا طوعی عبادت ہے۔ نماز ہمیں کوئی جبری نہیں پڑھاتا۔ بلکہ ہم خود پڑھتے ہیں۔ پس صبر میں ہم جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہیں اور صلوٰۃ میں طوعی طور پر اس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب یہ دونوں چیزیں مل جاتی ہیں تو محبت کامل ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فیضان جاری ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 285-284)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

پکار اٹھتا ہے کہ اے خدا کے مسیح موعود تو نے کس طرح مختلف نسلوں۔ مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف دھڑکتے ہوئے دلوں کو ایک ہی جسم میں ڈھال دیا ہے کہ اس کے کسی حصہ کو بھی زخم لگے تو سارا وجود تڑپ اٹھتا ہے۔ آفرین ہے تجھ پر اور تجھ پر لاکھوں سلام ہوں۔

تمام دوستوں سے ہماری درخواست ہے کہ خاص طور پر مرحوم کی بیگم اور چار چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ ابھی تو ان کے بدن سے اپنے خاوند اور باپ کی محبت کی گرمی اور خوشبو بھی کم نہ ہوئی ہو گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 6- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ

8- مئی- غروب آفتاب- 6-56

9- مئی- طلوع فجر- 3-41

9 مئی- طلوع آفتاب 5-13

عالمی خبریں

مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت تسلیم

برطانیہ میں مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت تسلیم کر لی گئی ہے اور آئندہ مردم شماری میں مذہب کا خانہ بھی شامل کیا جائے گا۔ اس بات کا اعلان برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے مسلمانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے افسوس کیا کہ میڈیا مسلمانوں کو انتہا پسند قرار دیتا ہے۔

کوسووو مہاجرین

کوسووو مہاجرین مقدونیہ نہیں جا سکیں گے تمام ملحقہ سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔ دو سو بچوں سمیت 4 سو مہاجرین کا امریکہ پہنچنے پر ہیلری کلنٹن نے استقبال کیا۔ کوسووو میں البانیہ کی سرحد کے قریب کوسووو لبریشن آرمی اور سرب فوج میں لڑائی جاری ہے۔

کابل پر راکٹوں کی بارش

افغانستان کے دارالحکومت کابل پر شمالی اتحاد کی طرف سے راکٹوں کی بارش سے 16- افراد ہلاک ہو گئے۔ رہائشی علاقے اور ہوائی اڈے پر 30- راکٹ داغے گئے۔

بس دریا میں گر گئی

بھارت میں کلکتہ سے 175- کلومیٹر دور ایک بس دریا میں گرنے سے 62- افراد ہلاک ہو گئے حادثہ ڈرائیور کی غفلت سے پیش آیا۔

امریکہ کے پاگل خانے

امریکی ریاست کیلی فورنیا کے پاگل خانے جرائم پیشہ افراد سے بھرتے جا رہے ہیں۔ کیلی فورنیا کے 739 مریضوں میں سے 75 فیصد کا پس منظر جرائم پیشہ ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں تشدد کے واقعات

مقبوضہ کشمیر میں تشدد کے واقعات میں مزید 10- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ترال میں حکمران نیشنل کانگریس کے مقامی اہلکار کو قتل کر دیا گیا لائن آف کنٹرول کے قریب حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

بھارت میں گرمی سے ہلاکتیں

بھارت میں گرمی کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس سے 14- افراد مزید ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس طرح بھارت میں گذشتہ چند دنوں میں گرمی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 103 تک پہنچ گئی ہے۔

مشرقی تیمور کی آزادی کا معاہدہ

انڈونیشیا اور پرتگال نے مشرقی تیمور کو خودمختاری دینے کے لئے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں۔ 8- اگست کو خودمختاری کے معاہدہ پر رائے شماری ہوگی۔

یورپی کمیشن کا نیا صدر

یورپی پارلیمنٹ نے کثرت رائے سے اٹلی کے سابق وزیر اعظم رومینو پروڈی کو یورپی کمیشن کا نیا صدر منتخب کر لیا ہے۔

امریکہ کے لئے بڑا خطرہ

امریکہ کی خفیہ ایجنسیوں نے صدر کلنٹن اور دیگر حکام کو خفیہ رپورٹ پہنچائی ہے کہ امریکہ کے لئے بڑا خطرہ چین نہیں بھارت ہے۔ 95-96ء کے دوران ایک امریکی لیبارٹری سے نامعلوم شخص نے 38 صفحات بھارت فیکس کئے۔ یہ پیغام روس کی دفاعی ایٹمی لیبارٹری نے بھی حاصل کیا۔ بھارت اور روس امریکہ کے خلاف کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

کردوں کا حملہ

مشرقی ترکی میں علیحدگی پسند کرد باغیوں نے حملہ کر کے 9 ترک فوجی ہلاک اور چار زخمی کر دیئے ہیں۔

ملکی خبریں

پنجاب کابینہ میں ردوبدل کا امکان

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب کابینہ میں چند روز تک ردوبدل ہوگا معاملات کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ بیوروکریسی کے خلاف عوامی نمائندوں کی طرف سے کوئی شکایت آئی تو سخت کارروائی ہوگی۔

ٹریکٹرز سکیم میں کمیشن

پولینڈ نے حکومت پاکستان کو دستاویزی ثبوت پیش کئے ہیں کہ بینظیر بھٹو اور زرداری نے ٹریکٹروں کی خریداری میں 10- کروڑ 30 لاکھ کمیشن لیا۔ جس سے ملک کو ریونیو کی مد میں ڈیڑھ ارب روپے نقصان ہوا۔

کسووو میں ظلم بند کرائیں

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو خط میں لکھا ہے کہ کسووو میں ظلم بند کرائے جائیں۔ اس مقصد کے لئے پاکستانی فوج کی خدمات حاضر ہیں۔ سرب جارحیت کو رکوانے کے لئے اقوام متحدہ موثر کردار ادا نہیں کر رہی۔

غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ

واپڈا نے غیر اعلانیہ طور پر ملک بھر میں لوڈشیڈنگ شروع کر دی ہے۔ شہری علاقوں میں لوڈشیڈنگ 6 بجے سے رات 10 بجے کے درمیان ہوگی۔ دورانیہ ایک گھنٹے سے 3 گھنٹے۔ جبکہ دیہاتوں میں 8 گھنٹے ہوگا۔ دوکانداروں کو شام کے وقت ائرکنڈیشنز اور فالتو بتیاں بند رکھنے کا سرکلر جاری کر دیا گیا ہے۔ دیہاتوں میں 6 بجے کے بعد ٹیوب ویل نہ چلانے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔

واپڈا میں فوجی اپریشن پر تنقید

چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے واپڈا میں فوجی اپریشن پر سیاستدانوں کی تنقید پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حکومت اور عسکری قیادت میں مکمل ہم آہنگی ہے اختلافات کی خبریں بے بنیاد ہیں۔

سود کی ہر قسم حرام ہے

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ حضور اکرم صلعم نے سود کی ہر قسم کو حرام قرار دیا ہے۔ صحابہ کے اقوال کو ملمع لگا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ سود کے معاملہ میں کنفیوژن پیدا کی جا سکے۔ اس لئے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔

جائیداد کی رجسٹری فیس میں اضافہ

پنجاب اسمبلی میں جائیداد کی رجسٹری فیس میں اضافہ کی شدید مخالفت کی گئی ہے۔ رجسٹری فیس میں دگنے اضافے کی وجہ سے لوگوں نے رجسٹریاں کروانی بند کر دی ہیں۔

امریکی پابندیوں کے مکمل خاتمہ کا امکان

امریکہ نے پاکستان پر دفاعی سامان اور اہم ٹیکنالوجی کی درآمد پر عائد پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں امریکی انتظامیہ نے پریسلر ترمیم کے خاتمہ کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ جس کے بعد پاکستان کو امریکہ سے فوجی سامان کی ترسیل ایک بار پھر شروع ہو جائے گی۔

بم کی غلط اطلاع

لاہور ہائی کورٹ کے پنڈی بنچ میں بم کی غلط افواہ پر افراتفری مچ گئی۔ نامعلوم شخص نے فون پر کہا کہ طاقتور بم نصب کر دیا گیا ہے جو 10- بج کر 45 منٹ پر پھٹ جائے گا۔ بم ڈسپوزل سکواڈ نے جدید آلات سے تلاشی لی مگر کچھ برآمد نہ ہوا۔

حکمرانوں کو راستہ نہیں ملے گا

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کارکن سڑکوں پر نکل آئے تو حکمرانوں کو بھاگنے کا راستہ نہیں ملے گا۔ نواز شریف مجھے قوم پرستی کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں۔ انکی گھناؤنی سازش کامیاب نہیں ہوگی۔ انسداد دہشت گردی آرڈیننس نے پاکستان کو بدنام کیا ہے۔

بچے سمگل کرنے والی خواتین گرفتار

اونٹ دوڑ کے لئے بچے دوبئی سمگل کرنے والی تین خواتین کو ملتان ائرپورٹ پر گرفتار کر لیا گیا اور 9 مغوی بچے برآمد کر لئے۔ یاد رہے کہ کافی عرصہ سے چولستان کے علاقہ سے غریب بچوں کو اغوا کر کے یا خرید کر اونٹ دوڑ کے لئے دوبئی سمگل کیا جاتا ہے۔

اگنی III کے تجربہ پر تشویش

پاکستان کے دفتر خارجہ نے بھارت کی طرف سے اگنی III کے تجربے کی تیاریوں پر تشویش ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ اسلحہ کے انبار لگانا قطعی غیر ضروری ہے۔

بینظیر کی گرفتاری بڑا مسئلہ نہیں

وزیر داخلہ شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بینظیر کی گرفتاری کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ ججوں کی حفاظت کے لئے حکومت نے مکمل انتظام کر لئے ہیں۔ بینظیر کو عوام نے مسترد کر دیا ہے۔

ابتدائی موتیابند اور کمی نظر میں مجرب سنار یام ڈراپس مفت
9 تا 11 آخر جون 99ء ہفتہ اتوار سوموار حاصل کریں
مجاہد ہومیو کلینک
لنک روڈ ناصر آباد ربوہ

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان جس کی نچلی منزل 5 کمرے، ایک سٹور، ایک باورچی خانہ اور تین باتھ پر مشتمل ہے۔ اور اوپر والی منزل ایک کمرہ اور ایک باتھ پر مشتمل ہے۔ دارالعلوم وسطی میں برائے فروخت موجود ہے۔ پانی، بجلی اور گیس کی سہولت بھی موجود ہے۔
رابطہ- عبدالرشید
مکان نمبر 18/52 دارالعلوم وسطی ربوہ ☎ 211577

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار- خدمت- دیانت-
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
☆مکانات ☆پلاٹ ☆دوکانیں و دیگر
سکنی و زرعی اراضی کی
خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون- 212626 - 212508